Vol.3 No.4 2020

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

اسلامی ریاست پاکستان میں غیر مسلم اقلّیتوں کے تحفظِ حقوق کو درپیش تحدّیات کا عمومی جائزہ

A GENERAL REVIEW ON CONTEMPORARY CHALLENGES ON PRESERVING RIGHTS OF THE NON-MUSLIM MINORITIES IN THE ISLAMIC STATE OF PAKISTAN

محمود الحسن شاہ[1]، ڈاکٹر عبد الغفار[2]

ABSTRACT

Islamic Republic of Pakistan is the protector of the minority rights through its constitution based on state religion of Islam. Islam is a religion of peace harmony and the greatest preserver of the non-Muslim minorities in an elegant way throughout history. It gives all humankind the right to live, justice and choose freely their own religion. It provides social, economic, political and property protection and an atmosphere to live freely according to their own faith, culture and civilization. It does not compel anyone to convert to its domain rather it delivers merely a message of peace, love and success in there and hereafter. Ergo, all the people of this nation-state enjoy the equal rights and liberties. A number of entities have been built to enforce the right of minorities successfully within the framework of Pakistani constitution. Meanwhile the concept of nation-state is being merged into a radical notion of intense globalization. This globalised world has been connected through its modern information technologies and the boundaries of nation-states have almost lost its control and effectiveness. The multiple agents' influence of the foreign incitements have larger impacts on a layperson of a particular Islamic state like Pakistan and that individual subject could be a challenge to preserve the minority rights in any Islamic state.

This article deals with significant and peaceful behavioural legacy of Sharia oriented Islamic states towards their non-Muslim minorities within their territories, and on the other hand, it depicts the importance of how the actions of the globalised external forces and states to galvanize, stigmatize and incite the particular subjects in Pakistan and how can we tackle this crucial issue adequately.

Keyword: Minority rights, Pakistan, Globalization, Incitement, Hybrid Warfare

1- اسلامی ریاست کا مفہوم

(i) اسلام کا مفہوم

اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ہی ضابطہ حیات قابل قبول ہے اور وہ اسلام ہے[i]۔ یہ ضابطہ حیات آدم علیہ السلام سے لے کر محمد الرسول اللہ ﷺ تک کی الہامی و سامی روایت کا سچا امین ہے۔[ii] اس مکمل ضابطہ حیات میں موجود اعتقادات پر تمام انبیاء کی مہر تصدیق ثبت ہے۔[iii] جبکہ اسکے اعمال وافعال پر تمام انبیاء ورسل کے سردار خاتم النبیین محمد الرسول اللہ ﷺ کا قرآن وسنت شاہد ہے۔ پس اب اسی ضابطہ حیات کی کامل اتباع قیامت تک تمام انسانوں کیلئے راہ نجات ہے۔[iv]

---

[1] پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ اوکاڑہ

[2] اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف اوکاڑہ، اوکاڑہ

Vol.3 No.4 2020
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

(ii) ریاست کا مفہوم

اوکسفرڈ ڈکشنری کے مطابق ریاست (State) ایک ایسے ملک کا نام ہے جسے ایک منظم سیاسی کمیونٹی کی حیثیت سے متصور کیا جاتا ہے جو کہ ایک حکومت کے ذریعہ سے کنٹرول ہوتی ہے۔[v]

(iii) اسلامی ریاست کا مفہوم

ا۔ اسلامی ریاست ایک وسیع اصطلاح ہے اور اس کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے اعلیٰ وارفع اور مثالی درجہ مدینہ کی اسلامی ریاست ہے۔ جبکہ دیگر مدارج کے تحت اسکی تعریف یوں کی جاسکتی ہے کہ اسلامی ریاست سے مراد ایک ایسی ریاست ہے کہ جہاں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کی سمجھی جائے اور اسلامی روایات واقدار اور تہذیب وثقافت کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور من حیث المجموع غیر اسلامی تعلیمات ورجانات پر عزم براءت ہو۔ اور تعلیمات اسلامیہ کے بر خلاف قوانین بنانے کی ممانعت ہو۔ اور شریعت محمدیؐ کے مکمل نفاذ کی طرف مخلصانہ سفر جاری وساری ہو۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان بھی کم وبیش اسی درجہ کی ایک اسلامی ریاست ہے۔

ب۔ اسلامی ریاست کا باقاعدہ آغاز سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ نے ۶۲۲ء میں وحی پر مبنی اسلام کے عادلانہ نظام کو مدینہ کے پہلے معاشرہ میں میثاق مدینہ کے ذریعہ نافذ کر کے کیا۔ آپ ﷺ نے ہجرت کے پہلے سال یثرب میں امن وسلامتی کو یقینی بنانے اور وہاں کے باشندوں کے معاملات کو منظم کرنے کے لئے اہم ترین اقدامات فرمائے۔ ان اقدامات کے نتیجہ میں اوس وخزرج، مہاجرین اور غیر مسلم قبائلِ عرب رسول اللہ ﷺ کی "سیاسی قیادت" کے تحت متحد ہو گئے۔ اس صورت حال میں یہودِ مدینہ وہ واحد گروہ تھا جو اس اجتماعی نظام سے باہر تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اس اجتماعی نظام میں شمولیت کی دعوت دی تو ان کیلئے اپنی بقاء اور سلامتی کی خاطر اس سے انکار کرنا ممکن نہ رہا۔ اس طرح انصار (اوس وخزرج)، مہاجرین (بنوامیہ وبنو ہاشم)، عرب قبائل اور یہود (بنو نضیر بنو قریظہ اور بنو قینقاع) سمیت مدنی معاشرہ کی مختلف اکائیاں می[vi]ثاق مدینہ پر متفق ہو گئیں۔ اور یہ میثاق نئی قائم شدہ ریاست کا دستور بن گیا۔[vii]

ج۔ میثاق مدینہ کے اس دستور کے مطابق ریاست کے باشندوں کو سماجی سطح پر برابری کے حقوق دیے گئے۔ دفاعی سلامتی کو یقینی بنایا گیا اور مذھبی آزادی اور شخصی معاملات کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق طے کرنے کی نا صرف اجازت دی گئی بلکہ اس کیلئے مناسب ماحول بھی فراہم کر دیا گیا۔

میثاقِ مدینہ تاریخ دساتیر کی وہ پہلی دستاویز ہے جو تحریر کی گئی۔ اس دستور کی ۵۲ دفعات ہیں اور یہ قانونی زبان کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ یہ دستور نہ صرف مسلمانوں کے تحفظ کا باعث بنا بلکہ اس سے غیر مسلموں کو بھی برابر کے حقوق ملے۔ مثلاًیہودیوں میں بنو قینقاع جو کہ سنار تھا، سب سے معزز سمجھے جاتے تھے جبکہ بنو قریظہ جو کہ پیشے کے اعتبار سے چمار تھے، کم تر اور حقیر سمجھے جاتے تھے اور ان کی دیت بنو قینقاع اور بنو نضیر کے یہود کی نسبت آدھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس نا انصافی کو منسوخ فرمایا اور بنو قریظہ کی دیت کو دوسرے یہودیوں کی دیت کے برابر قرار دیا[viii]

2۔ غیر مسلم اقلّیتوں کا مفہوم

(i) غیر مسلم کا مفہوم

غیر مسلموں سے مراد وہ تمام افراد ہیں جو مسلمان نہیں ہیں اور مسلمان وہ لوگ نہیں ہیں جو اللہ سبحانہ تعالیٰ کے وحدہ لا شریک ہونے پر کامل یقین نہیں رکھتے ہیں۔[ix] یا انبیاء علیھم السلام پر ایمان نہیں رکھتے ہیں[x] یا اگر رکھتے ہیں تو محمد ﷺ پر ایمان نہیں رکھتے[xi] یا آپ ﷺ پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر آپ کے آخری نبی ہونے کے قائل نہیں ہیں۔[xii]

(ii) اقلّیت کا مفہوم

Vol.3 No.4 2020
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اقلیت کا لفظ عربی زبان کے قَلَّ ،یَقِلُّ، قِلَّۃً سے ماخوذ ہے۔ اقلیت واحد مذکر اسم تفضیل اَقَلُّ سے مشتق ہے جس کا معنیٰ ہے: کسی چیز کا بہت زیادہ تھوڑا ہونا۔ اسی سے یہ لفظ اَقَلِّیّت بنا ہے جو کہ غلط طور پر اَقْلِیّت پڑھا جاتا ہے۔ اصطلاحی و عرفی طور پر یہ کسی قومی ریاست میں اکثریت کے بالمقابل ان تھوڑے لوگوں پر بولا جاتا ہے جو اکثریت سے نسلی، مذہبی، زبان یا سیاسی وابستگی کی بنیاد پر مختلف ہوتے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس مفہوم کے لئے جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ Minority ہے۔ اور اوکسفرڈ ڈکشنری میں اس کے یہی معنیٰ درج ہیں۔

(iii) غیر مسلم اقلیتوں کا مفہوم

غیر مسلم اقلیتوں سے مراد مختلف مذاہب کے حامل وہ لوگ ہیں جو مسلم قومی ریاستوں میں کہ جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے مذہبی طور پر اکثریت (مسلمانوں) سے بہت کم (اقلّ) ہیں۔

3۔ اسلامی ریاست پاکستان میں غیر مسلموں کے حقوق

جاننا چاہیے کہ اقلّیتوں کے حقوق سے قطع نظر انسانی حقوق عام ازیں کہ وہ اکثریت کے ہوں یا اقلیت کے ہوں وہ حقوق ہیں جو اللہ تعالیٰ جل مجدہ نے خود انسانوں کو عطا فرمائے نہ کہ دنیا کی کسی قانون ساز اسمبلی یا اداروں نے کہ جن کے دیے ہوئے حقوق ختم ہوتے رہتے ہیں اور بدلتے رہتے ہیں۔ زبانی تسلیم اور کاغذی کاروائی کی تکمیل کے باوجود لوگوں کو محروم رکھا جاتا ہے۔ مگر رب قدوس کے عطا کردہ حقوق نا قابل تنسیخ ہیں۔ ان کے سلب کرنے کا کوئی حق نہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن میں رہے کہ خدا کے عطا کردہ حقوق کو سلب کرنے والے حکمران کافر ہیں۔[xiii] ظالم ہیں[xiv] اور فاسق ہیں۔[xv]

یہ چھ حقوق ہیں کہ جن میں سے پہلا حق اسلام نے ہر انسان کو اس دنیا میں زندہ رہنے کا دیا ہے۔ اور کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ خدا کا دیا ہوا حق کسی سے چھین لے۔ اس کی زندگی دوبھر کر دے۔ اور اس پر عرصہ حیات تنگ کر دے۔[xvi] دوسرا یہ کہ ہر قوم اور ہر طبقہ کے لوگوں کو اپنی خواتین کی عصمت کا تحفظ ان کا اہم ترین حق ہے۔ اسلام نے عورت کو عصمت کے تحفظ کی ضمانت دی ہے۔ وہ عورت مومنہ ہو یا کافرہ۔ ذمیہ ہو یا غیر ذمیہ۔ اسی تحفظ کے پیش نظر زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[xvii] تیسرا یہ کہ ہر انسان کا فطری حق ہے کہ اسے انصاف ملے[xviii] چوتھا یہ کہ ہر شخص کا طبعی حق ہے کہ وہ جس ملک کا باشندہ ہے جس قانون کے تحت وہ زندگی بسر کر رہا ہے وہاں پر صحیح مساوات کے اصول سے استفادہ کرے۔ قانون میں کوئی بڑا نا ہو اور نا ہی کوئی چھوٹا۔ ملکی مراعات سے سبھی استفادہ کریں۔ اسلام نے اس اصول کو مستحکم کرنے اور غرور و تکبر کو توڑنے کیلئے یہ ضابطہ واضح کر دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۭ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۔[xix]

لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانوں در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

پانچواں یہ کہ زندگی بسر کرنے کیلئے انسانوں کا ایک دوسرے سے تعاون اہم ترین مسئلہ ہے۔ مسلم اور غیر مسلم دونوں ایک ملک کے باشندے ہیں۔ ان دونوں کو آپس میں میل جول کے ساتھ زندگی گزارنا ہے۔ اس ضابطے کو اللہ تعالیٰ نے یوں واضح کیا ہے:

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَي الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ[xx]

اور دیکھو ایک گروہ نے جو تمہارے لئے مسجد حرام کا راستہ بند کر دیا تو اس پر تمہارا غصہ تمہیں اتنا مشتعل نہ کر دے کہ تم بھی ان کے مقابلہ میں نہ روا زیادتیاں کرنے لگو۔ نہیں! جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو اس کی سزا بہت سخت ہے۔

Vol.3 No.4 2020
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

چھٹا اور آخری یہ کہ ہر شخص کا فطری حق ہے کہ اسے اس کی انفرادی ملکیت کا تحفظ حاصل ہو کہ وہ اپنی ریاست میں اپنی زندگی بسر کر سکے۔ اسلام نے اس کے تحفظ کی ضمانت کچھ یوں دی ہے:

وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[xxi]

اور تم لوگ نہ تو آپس میں ایک دوسرے کے مال نہ روا طریقے سے کھاؤ اور نہ حاکموں کے آگے ان کو اس غرض کے لئے پیش کرو کہ تمہیں دوسروں کے مال کا کوئی حصہ قصداً ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع مل جائے۔

(i) **مذہبی آزادی کا حق**

غیر مسلم عام ازیں کہ وہ کفار و مشرکین ہوں یا وہ کسی بھی حیثیت میں ہوں اگر وہ کسی مسلم ریاست کے شہری ہیں تو اسلام ان کے صرف غیر مسلم ہونے کی بنیاد پر ان کے خلاف قطعاً کسی ناانصافی یا حق تلفی کی اجازت نہیں دیتا۔ بلکہ انہیں شفقت و رحمت، امن و سلامتی اور حفاظت پر مبنی وہ تمام حقوق فراہم کرتا ہے جو بحیثیت انسان کسی بھی شہری کا حق ہیں۔ یہاں تک کہ اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی بھی شخص کو اس کے مذہب کی تبدیلی پر بھی مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ[xxii]

دین میں کوئی زبردستی نہیں۔ بے شک ھدایت واضح طور پر گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔

دوسری طرف حضور ﷺ کی نجران کے عیسائیوں کیلئے معاہداتی تحریر غیر مسلم اقلّیتوں کے ساتھ اسلام کی ایک مستقل حکمت عملی کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب الخراج کے مطابق آپ ﷺ کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں:

...وَلِنَجْرَانَ وحَاشِيَتِهَاجِوَارُاللهِ وَذِمَّةُ مُحَمَّدِالنَّبِيِّ رَسُولِ اللهِ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاَنفُسِهِمْ وَاَرْضِهِمْ وَمِلَّتِهِمْ وَغَائِبِهِمْ وَشَاهِدِهِمْ وَكُلِّ مَاتَحْتَ اَيْدِيْهِمْ مِّنْ قَلِيْلٍ اَو كَثِيرٍ لَا يُغَيَّرُ اُسْقُفٌ مِنْ اُسْقُفِيَّتِهِمْ وَلَارَاهِبٌ مِّن رَهبَا نِيَّتِهِمْ وَلَا كَاهِنٌ مِّنْ كَهَانَتِهِمْ وَلَيْسَ عَلَيْهِمْ دَنِيَّةٌ[xxiii]

اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے اموال اور انکی جانیں، انکی زمینیں اور ان کا مذھب، انکے موجود اور غیر موجود، یہ سب کی سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی ہمسائیگی اور محمد الرسول اللہ ﷺ کی ضمانت اور ذمہ داری میں ہیں۔ اور اہل نجران اور ان کے حلیفوں کے طبقات میں چاہے کوئی چھوٹے عہدے پر ہو یا بڑے عہدے پر _عام ازیں کہ وہ اپنے کلیسا کا پادری ہو یا رہبانیت سے ایک راہب یا پھر ادارہ کہانت کا ایک کاہن_ کسی کو بھی اس کے عہدے سے تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ اور انہیں ریاست کا ثانوی یا نچلا طبقہ شمار نہیں کیا جائے گا۔

(ii) **جان کے تحفظ کا حق**

اسلام نے اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلّیتوں کو مذہبی آزادی دینے کے بعد ان کی جان کی حفاظت کی بھی ذمہ داری لی ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:-

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا يُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ اَرْبَعِيْنَ عَامًا۔[xxiv]

"جس شخص نے کسی معاھد جان (غیر مسلم شہری) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو کبھی نہیں سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت پر بھی موجود ہے۔"

یہی وجہ ہے کہ اسلامی ریاست میں ایک غیر مسلم اقلیتی جان کی قدر و قیمت ٹھیک ایک مسلمان کی جان کی قدر و قیمت کے مطابق ہے۔ شہریت کے اعتبار سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

عَبْدُالرَّزَّاقِ ، عَنْ اَبِى حَنِيْفَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، اَنَّ عَلِيًا قَالَ : دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصرَانِيِّ وَكُلِّ ذِمِّيٍّ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ۔[xxv]

"امام عبدالرزاق ابو حنیفہ سے اور وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ یہودی نصرانی اور ہر ذمی (غیر مسلم شہری) کی دیت مسلمان کی دیت کی مثل ہے"

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

یہ دستور عہد نبوی اور خلفائے اربعہ کے ادوار میں موجود تھا[xxvi] اور یہ سب کچھ قرآن مجید کی اس آیت کی وجہ سے ہے۔
مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَ نَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَ نَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا[xxvii]
"جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو زندہ کر لیا (بچایا) تو گویا اس نے سب لوگوں کو بچا لیا۔"

(iii) **معاشرت اور مال کے تحفظ کا حق**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهَدًا اَوِانْتَقَصَهُ اَو كَلَّفَهُ فَوْقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا بِغيرِطِيْبِ نَفْسٍ ،فَاَنَا حَجِيْجهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔[xxviii]
"خبردار! جس نے کسی معاہد (اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہری) پر ظلم کیا یا حق تلفی و ناانصافی کی یا اسکی طاقت سے بڑھ کر اس پر بوجھ ڈالا یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز ہتھیالی۔ تو میں روز قیامت اس غیر مسلم شہری کی طرف سے اس مسلمان پر حجت قائم کرونگا"
آج بھی مسلمان پر بڑے فخر کے ساتھ بانگ دہل چہار دانگ عالم میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ غیر مسلم اقلیتوں کے باب میں اسلام کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ہر اسلامی ریاست نے آنحضور ﷺ کی انہیں تعلیمات کو اپنایا اور ان شاء اللہ قیامت تک اسلامی ممالک انہیں زریں اصولوں کو اپنے سر کا تاج بنائے رکھیں گے۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مال فے سے متعلق حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کو تحریری فرمان میں یہ بے مثل الفاظ فرمائے
...فَاضْرِبْ عَلَيْهِمِ الْجِزْيَةَ وَكُفَّ عَنْهُمُ السَّبَى وَامْنَعِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ ظُلْمِهِمْ وَالْاِ ضْرَارِ بِهِمْ وَاَكْلِ اَمْوَالِهِمْ اِلَّا بِحِلِّهَا وَوَفِّ لَهُمْ بِشَرْطِهِمِ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَهُمْ فِیْ جَمِيْعِ مَا اَعْطَيْتَهُمْ ...[xxix]
"ایک طرف تو آپ غیر مسلم شہریوں پر جزیہ عائد کیجئے اور انہیں قیدی و غلام بنانے سے رکیئے اور دوسری طرف مسلمانوں کو غیر مسلم شہریوں پر ظلم کرنے ان کو نقصان پہنچانے اور ناجائز طریقے سے انکا مال کھانے سے روکیے، اور جن جن شرائط پر آپ نے ان سے معاہدہ کیا ہے ان کی وفا کیجئے"
اور یہ سب کچھ قرآن مجید کی اس آیت کی وجہ سے ہے۔
وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ...[xxx]
"اور باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال نا کھاو"

(iv) **عزت نفس کے تحفظ کا حق**

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسلامی ریاست کے تمام صوبوں کے گورنروں کو خط لکھا کہ وہ غیر مسلم شہریوں میں ذہنی طور پر معذور مستحق شہریوں کو بیت المال سے پوری پابندی کے ساتھ ان کی ضرورتوں کے مطابق باقاعدگی کے ساتھ تنخواہیں دیا کریں۔[xxxi]
اگر ہم لوٹ کر واپس عہد نبوی میں جائیں تو حضرت اسماء بنت ابی بکر فرماتی ہیں:
...قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ الله ﷺ فاستَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ، قُلْتُ اِنِّي اُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ ، اَفَاَصِلُ اُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي اُمَّكِ[xxxii]
"آپ فرماتی ہیں کہ میری مشرک والدہ حضور ﷺ کے زمانہ میں میرے پاس آئیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ میرے پاس اس حال میں آئیں ہیں کہ وہ میری طرف سے تحفے کی خواہش مند ہیں کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو"
اور یہ سب کچھ قرآن مجید کی اس آیت کی وجہ سے ہے:
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ...[xxxiii]
"اور بلایئے اپنے رب کے راستے پر حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ"

4۔ **اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے تحفظِ حقوق کو درپیش تحدیات کا عمومی جائزہ**

(i) **موضوع تحقیق کا پس منظر**

Vol.3 No.4 2020
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ا۔ اسلامی ریاستوں میں غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ معاملہ اکثریت کے آپس میں انسانی حقوق کی کارکردگی کے تناسب سے متعلق ہے۔یعنی مسلمان آپس میں جتنی انسانی حقوق کی پاسداری کرتے ہیں اسی تناسب سے وہ غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ انسانی حقوق کا معاملہ کرتے ہیں۔اسی طرح غیر مسلم اقلیتیں جس تناسب سے اپنی کمیونٹی کے ساتھ انسانی حقوق کا خیال کرتی ہیں اسی تناسب سے وہ اقلیت اکثریت کے ساتھ انسانی حقوق کا معاملہ کرتی ہے۔

مندرجہ بالا قضیہ کی دلیل یہ ہے کہ دور حاضر کی جغرافیائی قومی ریاستیں وطنیت کی وجہ سے ایک منفرد معاشرتی قدر رکھتی ہیں جس میں مختلف مذاہب کے افراد اپنے اپنے مذاہب سے وابستہ ہو کر بھی اس ریاست کے معاشرہ میں ایک مشترکہ اور متوازن تشخص و کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ لہذا اُس ریاست کا اجتماعی قومی مزاج اکثریت و اقلیت میں برابری جاری وساری ہوتا ہے۔

ب۔ دور حاضر کے جمیع اسلامی ممالک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ریاستی سطح پر غیر مسلم اقلیتوں کیلئے مساوی حقوق اور شہریت کے قائل ہیں۔کسی بھی اسلامی ریاست میں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جو اسلامی تعلیمات کے خلاف ہو۔بلکہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اجتہاد کرکے ایسے قوانین بنائے گئے ہیں جو دور حاضر میں اقلیتوں کے معاشرتی و مذھبی، سیاسی و معاشی اور خانگی مسائل کو حل کرتے ہیں۔جیسے جبری تبدیلی مذہب پر جدید قانون سازی اور غیر مسلموں کی شراب خوری سے متعلق قوانین موجود ہیں۔ان کے حقوق کے تحفظ کے لئے ریاستی سطح پر مختلف وزارتیں اور کمیشنز بنائیں گئے ہیں مگر اس کے باوجود مسلم اکثریت میں موجود غیر ریاستی کالی بھیڑیں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو متاثر کرتی ہیں۔کہیں خارجی عوامل کے نتیجہ میں داخلی فطری ردعمل اس کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ تو نہیں؟

ج۔ دنیا ایک گلوبل ویلج بن چکی ہے۔قومی ریاستوں کی سرحدیں ذرائع ابلاغ اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وجہ سے بے معنیٰ ہو کر رہ گئی ہیں۔علاقائی اور ملکی معیشت ایک عالمی معیشت بن چکی ہے۔ایپل کمپنی اپنی مصنوعات کے ڈیزائن امریکہ میں ان کی پیداوار اور تشکیل چین بھارت اور دیگر ممالک میں جبکہ اسکی ترسیل و تقسیم پوری دنیا میں کرتی ہے۔ایسے ہی انسانی حقوق بھی ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے۔اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم اور انٹرنیشنل ایمنسٹی وغیرہ جدید ذرائع ابلاغ کی بدولت تمام دنیا کے معلوم حقوق انسانی پر فوراًرائے دیتے ہیں اور پھر بعد میں اپنی تفصیلی رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ایک محلے کی خبر دوسرے محلے میں اتنی برق رفتاری سے نہیں پہنچتی جتنی ایک ملک کی خبر دوسرے ملک میں پہنچتی ہے۔سیاست، معیشت,انسانی و اقلیتی حقوق اور ایجادات وغیرہ اس گاوں کے اپنے ذاتی مسائل بن چکے ہیں۔لہذا اس گاوں کے ایک علاقہ میں موجود سائنسی اور سوشل سائنسی اثرات دوسرا حصہ واقعۃً محسوس کرتا ہے۔اور اس عمل کا واضح ردعمل بھی دیتا ہے۔

(ii) موضوع کا اہم مسئلہ:

اب جب یہ ثابت ہوگیا کہ ایک اسلامی ریاست غیر مسلم اقلیتوں کو برابر شہری حقوق فراہم کرتی ہے تو اس کے باوجود اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کو کیوں تحدیات کا سامنا ہوتا ہے۔آیا کہ تحدیات محض داخلی ہیں یا خارج سے بھی اثرانداز ہوتی ہیں۔

بالفاظ دیگر کہ کیا ایک اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کیلئے اس ریاست میں موجود غیر ریاستی عناصر ہی چیلنج ہیں یا ریاست سے باہر دیگر عوامل بھی تحدیات بن جاتے ہیں؟

(iii) تحفظ حقوق کو درپیش تحدیات

ا۔جہالت: تمام مذاہب کی تعلیمات مذہبی رواداری پر یقین رکھتی ہیں۔بنیادی انسانی حقوق تمام مذاہب کی بنیادی تعلیمات کا حصہ ہیں۔مگر ذاتی و علاقائی، سیاسی ومالی مفادات جب مذاہب کے حاملین کو ردعمل میں مبتلا کرتے ہیں تو یہ جہالت کا وہ عفریت بن جاتے ہیں جس سے کوئی بھی معاشرہ آزاد نہیں ہے۔

ب۔ عوامیت: جب سیاست عوام کالانعام کو صرف خوش کرنے کے لئے کی جائے اور بنیادی انسانی اخلاقیات کو پس پشت ڈال دیا جائے تو اس سے حقوق کے تحفظ کو نقصان پہنچتا ہے۔ جیسے امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا ۲۷ جنوری ۲۰۱۷ء کو سات اسلامی ممالک پر سفری پابندیاں لگانا۔

ج۔ لامحدود آزادی اظہار: آزادی اظہار کی لامحدودیت یعنی اس کے حدود و قیود کا متعین نا ہونا تحفظِ حقوق کو نقصان پہنچاتا ہے جیسے فرانس میں مسلسل سیدنا محمد الرسول اللہ ﷺ کے نامناسب تصویری خاکے اور پھر بعد میں فرانس کی ریاست کی طرف سے اسکی سرپرستی اور حوصلہ افزائی مسلمانوں کے لئے آخری درجہ میں تکلیف کا باعث ہے جو تحفظِ حقوق کیلئے مشکلات پیدا کرتا ہے۔

د۔ اسلاموفوبیا: دیگر اقوام کا تمام دنیا میں مسلمانوں کو دہشت گرد، شدت پسند اور غیر مہذب قوم کے طور پر باقاعدہ نظم و نسق کے ساتھ بدنام اور نفسیاتی طور پر مجروح کرنا تحفظِ حقوق کے لئے ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔

ھ۔ نسل کُشی: دنیا کے مختلف خطوں میں مسلمانوں کی نسل کشی تحفظِ حقوق کے لئے خطرہ ہے۔ جیسے اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی تنظیم کی کشمیر پر ۴۳ صفحات پر مشتمل رپورٹ جو کہ ۸ جولائی ۲۰۱۹ء کو جاری ہوئی۔

و۔ فسطائیت وریاستی جبر: دنیا میں بڑھتی ہوئی فسطائیت و عوامیت تحفظِ حقوق کیلئے خطرہ ہے۔ بعض یورپی ممالک اور بھارت اسکی بہترین مثالیں ہیں۔ جیسا کہ بھارت میں مسلمانوں کی شہریت اور مساوی حقوق کے مسائل وغیرہ اور بابری مسجد کو ۹ نومبر ۲۰۱۹ء میں رام جنم بھومی مندر میں بدلنے کا فیصلہ اسی کا ایک شاخسانہ ہے۔

ز۔ میڈیا: مغربی میڈیا انتہائی چالاکی اور چابکدستی سے اسلامی ممالک کے انسانی حقوق کے مسائل کو غیر مسلم اقلیتی مسائل کا نام دے کر مسلمانوں کو معذرت خوانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اسلامی ممالک کے غیر مسلم اقلیتی حقوق سے متعلق کسی کارنامے کو انسانی حقوق کا نام دے کر اسکی اہمیت کو اپنی مرضی سے ترتیب دیتا ہے کہ جس سے اقلیتوں کے تحفظ حقوق کی حوصلہ افزائی نہیں ہوتی۔ ایسے ہی ہندوستانی میڈیا دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا کرتا ہے۔ جیسے کہ یورپی یونین ڈِس اِنفولیب (EUD) نے بھارت کا بہت بڑا ناجائز سائبر نیٹ ورک افشاء کیا ہے۔

ح۔ عدم برداشت: تمام مذاہب کے حاملین میں بعض کالی بھیڑیں عدم برداشت کا شکار ہوتی ہیں جو یقیناً تحفظِ حقوق کے فروغ میں رکاوٹ کا باعث بنتی ہیں۔ جیسے ۱۵ مارچ ۲۰۱۹ء کو نیوزی لینڈ کی ایک مسجد میں نماز جمعہ کے دوران ۵۱ مسلمانوں کا قتل عام اور پھر مغربی میڈیا کا اسے دہشت گردی کی بجائے نفسیاتی مریض کہنا۔

ط۔ معابدوزیارت گاہوں کی مقدار و تعداد: دنیا میں مختلف مذاہب کے حاملین مختلف ممالک میں اکثریت و اقلیت کے تناسب سے بکھرے ہوئے ہیں۔ ان مذہبی لوگوں کے معابد کی مقدار اور تعداد کا تعین اور حفاظت انکی ریاستوں کی بنیادی ذمہ داری ہے اور جب ریاستیں اس ذمہ داری کو پورا نہیں کرتیں تو کالی بھیڑیں عدم برداشت کا مظاہرہ کرتی ہیں اور اس طرح غیر ریاستی عناصر تحفظ حقوق کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ جیسے بھارت میں بابری مسجد کی مکمل شہادت اور پھر اسکے بعد بھارتی سپریم کورٹ کا وہاں مندر کی تعمیر کا حکم قابل مذمت ہے۔ اور پھر کرک میں ۳۰ دسمبر ۲۰۲۰ء کو ہندووں کی زیارت گاہ کا جزوی نقصان اور اسکے ازالے کے طور پر پاکستان سپریم کورٹ کا اس کی از سرِ نو مرمت کا حکم قابل تحسین ہے۔

ی۔ نصاب کا حصہ نا ہونا: جب دنیا میں مذہبی اقلیتوں کو ریاست کے نظام تعلیم میں نصاب کا حصہ نہیں بنایا جائے گا تو اکثریت ناواقفیت کی بنا پر خدشات اور تحفظات کا شکار ہوگی۔ اور اقلیت ردعمل کے طور پر خوف وہراس میں مبتلا ہوگی جو کہ تحفظِ حقوق کیلئے بہت بڑا چیلنج ہے۔

ک۔ مذہبی شعار پر پابندی: بعض یورپی ممالک کا مسلم خواتین کے حجاب اور مساجد کے میناروں اور اسپیکر میں اذان پر پابندی تحفظِ حقوق کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ ایسے ہی چین کے صوبہ سنکیانگ میں وِگر مسلم اقلیت پر سخت پابندیاں تحفظِ حقوق کے لئے قابل تشویش ہیں۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ل۔ریاستی یلغار: ایک مذہبی ریاست کا دوسری مذہبی ریاست پر حملہ کر کے اس کی حکومت کو ختم کرنا تحفظِ حقوق کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ جیسے افغانستان میں ۲۰۰۱ءمیں طالبان کی اسلامی حکومت کو عیسائی امریکا کی طرف سے ختم کرنا۔

م۔ریاستی تخریب کاری: ایک مذہبی ریاست کی دوسری مذہبی ریاست میں تخریب کاری تحفظِ حقوق کیلئے نقصان دہ ہے۔ جیسے ریاست پاکستان میں ریاست بھارت کی طرف سے کل بھوشن یادیو یا داعش کی شکل میں ۳ جنوری ۲۰۲۱ء کو کوئٹہ کی شیعہ ہزاراں کمیونٹی کے ۱۱ افراد کا قتل عام کرنے کی تخریب کاریاں۔

ن۔کفر کے فتوے: اقلیتوں کی طرف سے کفر کے فتوے اکثریت کو مشتعل کرتے ہیں جیسا کہ معلوم ہے کہ کفر کے فتوٰی کی ابتداء قادیانیوں کی طرف سے ہوئی تھی۔

س۔این جی اوز۔ طاقتور عالمی این جی اوز(NGOs)کا جانب دارانہ رویہ اور خفیہ و اعلانیہ غیر ریاستی سرگرمیاں اکثریت میں موجود اہل نظر کو خوف و ہراس کا شکار کرتی ہیں۔جس سے غیر ریاستی عناصر تحفظِ حقوق کو مجروح کرتے ہیں۔

5۔ خلاصہ بحث:

مندرجہ بالا تحقیقات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ اس وسیع وعریض دنیا کے ایک چھوٹے سے گاوں میں منتقل ہوجانے کی وجہ سے دیگر شعبہ جات کے علاوہ انسانی و اقلیتی حقوق بھی پورے گاوں کے اپنے ذاتی مسائل بن چکے ہیں اور کثیر الجہاتی نظم و تنسیق اس گلوبل ویلج کی ساخت کا بنیادی جوہر بن چکی ہے۔اور یہی کثیر الجہاتی واردات(Hybrid Warfare)کسی مکڑی کے جالے کی طرح پورے عالم میں نقب لگائی ہوئی ہے اور برابر ہر جگہ اپنے مقاصد وغایات کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ان مسائل سے نبرد آزما ہونے کیلئے ضروری ہے کہ ایک ایسا عالمی میڈیا ترتیب دیا جائے جو اسلامی ریاستوں کے حقوق انسانی سے متعلقہ اقدامات اور کارہائے نمایاں کو تعصب و جانبداری کے بغیر نشر کرے۔اس طرح اسلامی ریاستوں کے ارباب حل وعقد کو اسلاموفوبیا،جارح غیر مسلم ریاستوں کا مسلم ریاستوں میں جارحانہ تسلط و رسوخ اور توہین رسالت کے خلاف ایک مشترکہ محاذ اور لائحہ عمل ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔اور گاوں (global Village)کی سطح پر اس نوعیت کی قانون سازی ضروری ہے تاکہ اس گاوں کے تمام محلوں پر امن و رحمت کا نزول ہو۔مزید برآں جس طرح مسلمانوں کو دوسرے مذاہب کی تحقیر کسی صورت نہیں کرنی چاہئے ایسے ہی غیر مسلم ریاستوں میں موجود ریاستی وغیر ریاستی عناصر کو دیگر مذاہب کی توہین نہیں کرنی چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایاہے۔

حوالہ جات

i آل عمران ۳:۱۹

ii (i) النساء ۴:۱۶۳
(ii) الشوری ۴۲:۱۳

iii (i) توحید کے باب میں دیکھئے:احبار ۲۶:۱،استثناء ۵:۷،استثناء ۱۰:۱۴،مرقس ۱۲:۲۹،الاخلاص ۱۱۲:۱-۴
(ii) رسالت کے باب میں پوری بائبل جبکہ رسالت محمدی کے باب میں دیکھئے:استثناء ۱۸:۱۵۔۱۸،استثناء ۳۳:۲،یوحنا ۱۴:۲۵-۳۰،الاحزاب ۳۳:۴۰،الجمعۃ ۶۲:۲
(iii) تذکیر آخرت کے باب میں دیکھئے:متیٰ ۶:۱۹-۲۰،الانبیاء ۲۱:۱۰۴

iv آل عمران ۳:۳۲

v Oxford Advanced learner's Dictionary, P.1509, New 8th Edition

vi

vii محققین ادارہ تحقیقات اسلامی،پیغام پاکستان،ص:۵-۶،اہتمام اشاعت:اسلامی جمہوریہ پاکستان، نظر ثانی:تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذہ کرام،سن اشاعت:۲۰۱۸، مطبع:ادارہ تحقیقات اسلامی،پاکستان

Vol.3 No.4 2020
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

viii محققین ادارہ تحقیقات اسلامی، پیغام پاکستان، ص:۶

ix جیسے ہندو

x جیسے پارسی، سکھ اور ہندو

xi یعنی یہود و نصاریٰ

xii جیسے قادیانی

xiii المائدۃ۵:۴۴

xiv المائدۃ۵:۴۵

xv المائدۃ۵:۴۷

xvi المائدۃ۵:۳۲

xvii الاسراء۱۷:۳۲

xviii النساء۴ :۱۳۵، المائدۃ۵:۸

xix الحجرات۱۳:۴۹

xx المائدۃ۵: ۲

xxi البقرۃ۲: ۸۸

xxii البقرۃ۲:۲۵۶

xxiii ابویوسف، قاضی یعقوب بن ابراہیم (المتوفیٰ۱۸۲ھ) کتاب الخراج، ص:۲۷، فصل قصۃ نجران واھلھا، سنۃ الطبع:۱۳۹۹ھ / ۱۹۷۹ء،
دارالمعرفۃ، بیروت، لبنان

xxiv البخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ (المتوفیٰ۲۵۶ھ)، صحیح بخاری، ص:۱۲۵۳، کتاب الدیات
، باب ۳۰:اثم من قتل ذمیا بغیر جرم، رقم الحدیث:۶۹۱۴، سنۃ الطباعۃ:۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء دارالکتب العلمیۃ، بیروت لبنان

xxv الامام الحافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ھمام الصنعانی (المتوفیٰ۲۱۱ھ)، المصنَّف ج:۸، ص:۲۱۶، رقم الحدیث:۱۹۵۹۳، الطبعۃ
الاولیٰ:۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء، دارالتاصیل مرکز البحوث وتقنیۃ المعلومات، القاہرہ، مصر

xxvi عبدالرزاق، المصنف، ج:۸، ص:۲۱۵، رقم الحدیث:۱۹۵۹۰

xxvii المائدۃ۵:۳۲

xxviii الامام الحافظ ابو داود سلیمان بن اشعث بن اسحاق الازدی السجستانی (المتوفیٰ۲۷۵ھ) سنن ابی داود، ص:۴۴۷، کتاب ۱۴:الخراج
والفیئ والامارۃ، باب فی تعشیر اھل الذمۃ اذا اختلفوا بالتجارۃ، رقم الحدیث:۳۰۵۲، الطبعۃ الاولیٰ:۱۴۲۰ھ / ۱۹۹۹ء، دارالسلام، الریاض، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

xxix ابویوسف، کتاب الخراج، فصل فی الکنائس والبیع والصلبان، ص:۱۴۱

xxx البقرۃ۲:۱۸۸

xxxi ابویوسف، کتاب الخراج، فصل: فی اھل الدعارۃ والتلصص والجنایات۔۔۔ ص:۱۴۹

xxxii صحیح البخاری، ص:۴۷۵، کتاب ۵۱:الھبۃ وفضلھا والتحریض علیھا، باب ۲۹:الھدیۃ للمشرکین، رقم الحدیث:۲۶۲۰

xxxiii النحل۱۶:۱۲۵